International Journal of Contemporary Issues in Social Sciences
Volume 3, Issue 3, 2024 ISSN(P):2959-3808 | 2959-2461

سامی مذاہب اور غیر سامی مذاہب کا مختصر تعارف اور ان کا تقابلی جائزہ

A COMPARATIVE ANALYSIS OF SEMITIC AND NON-SEMITIC RELIGIONS: AN OVERVIEW AND COMPARISON

Maria Jaffar

Visiting Lecturer Department of Islamic Studies Govt Graduate College for Women Taunsa Sharif Dis Dera Ghazi Khan

Mariajaffar1991@gmail.com

Received: July 30, 2024 **Revised:** August 30, 2024 **Accepted:** September 13, 2024 **Published:** September 23, 2024

Abstract:
This paper provides a concise introduction to Semitic and non-Semitic religions, exploring their fundamental characteristics and distinguishing features. It aims to offer a comparative assessment of Semitic and non-Semitic religions, highlighting their historical contexts, belief systems, practices, and cultural influences. Through a comprehensive analysis, the paper seeks to elucidate the similarities and differences between Semitic and non-Semitic religions, shedding light on their impacts on societies and civilizations. Key areas of examination include theological doctrines, ritualistic practices, sacred texts, and the socio-political dimensions of these religious traditions. The study endeavours to contribute to a deeper understanding of the diverse religious landscape, fostering interfaith dialogue and scholarly inquiry.

Keywords: *Semitic, non-Semitic religions, comparative assessments, differences, ritualistic*

انسان کے مذہبی افکار کی تشکیل ایک عصر دراز سے جاری ہے اور مذہبی تصورات میں مسلسل ارتقاء اور اصلاح ہو رہی ہے کسی زمانے میں ایسا نہیں ہوا کہ انسان کے معاشرے سیاست اور علمی ترقیوں کا اثر مذہبی افکار پر نہ ہو یا قوموں کے میل جول اور تہذیبوں کے امتزاج سے ایک مذہب نے دوسرے مذہب کا اثر قبول نہ کیا ہو۔ مذہب کل زندگی ہے نہ کہ زندگی کا ایک شعبہ۔ ساری حیات معاشرہ ایک وحدت ہے اس کو الگ الگ خانوں میں تقسیم تو کیا جا سکتا ہے مگر یہ تقسیم قطعی اور آخری نہیں ہو سکتی بلکہ ہر شعبہ حیات کا ایک دوسرے سے متاثر ہونا لازمی ہے۔

مذہب کی تعریف:

مذہب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں راستہ اور طریقہ۔

بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں یا بعض اصطلاحات کہ جن کا مفہوم ہم سمجھ سکتے ہیں محسوس کر سکتے ہیں لیکن ان کی ایک جامع تعریف کرنا ہمارے لیے مشکل ہے مثلاً ایک خوشبو ہے ہم اسے محسوس کر سکتے ہیں لیکن اگر اس خوشبو کی تعریف کرنی ہو تو ہم بہتر طریقے سے اس کی تعریف نہیں کر سکتے اسی طرح محبت ہے ہم اسے سمجھ سکتے ہیں لیکن اس کی الفاظ میں جامع تعریف بیان نہیں کر سکتے اسی طرح مذہب کی کوئی تعریف جو ہر مذہب پر صادق آئے یہ مشکل ہے۔

مذاہب کی اقسام:

مذاہب کی اقسام حضرت نوح علیہ السلام کے تینوں بیٹوں کی نسلوں سے ہوتی ہے مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے سام،حام اور یافث تھے۔

بنیادی طور پر مذاہب کی دو اقسام ہیں۔

1. سامی مذاہب
2. غیرسامی مذاہب

سامی مذاہب کی تعریف:

سامی حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہا جاتا ہے اور اس مذہب کو الہامی مذہب بھی کہا جاتا ہے الہامی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس مذہب کے بانی کا دعوی ہے کہ انہیں یہ مذہب اللہ تعالی کی طرف سے الہام ہوا ہے چاہے وہ یہودیت کا بانی ہو عیسائیت کا بانی ہو یا پھر ہمارا مذہب اسلام ہو۔

سامی مذاہب کی اقسام:

سامی مذاہب کی تین اقسام ہیں۔

یہودیت،عیسائیت، اسلام

یہودیت کی ابتدا:

ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام آگے اسحاق علیہ السلام کے دو بیٹے تھے جن میں سے ایک کا نام عیسو اور اور دوسرے چھوٹے کا نام یعقوب تھا حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل ہی اسرائیل کہلائی حضرت یعقوب علیہ السلام کے 12 بیٹے تھے جن میں سے سب سے بڑے کا نام یہودا تھا یہودا کا خاندان خوب پھلا پھولا یہود اور بنی اسرائیل ایک ہی نسل کے لیے استعمال ہونے لگے بعد ازیں تمام اسرائیلی یہودی کہلانے لگے اور ان کا مذہب یہودیت مشہور ہو گیا۔ یہ وہ مذہب ہے جس کی تلقین ابتدا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی۔

عیسائیت کی ابتدا:

عیسائیت کی ابتدا حضرت عیسی علیہ السلام کی نبوت سے ہوئی عیسائیت کے بانی حضرت عیسی علیہ السلام ہیں حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس کو عیسائی مذہب کہا جاتا ہے عیسائیت بین الاقوامی مذاہب میں سے ہے۔

مذہب اسلام کی ابتدا:

اسلام کو بین الاقوامی مذاہب میں خصوصی اہمیت حاصل ہے عیسائیت کے بعد بلحاظ آبادی دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے اس طرح بین الاقوامی مذاہب میں اسلام کو امتیازی مرتبہ حاصل ہے اس مذہب کے پیروکار کا دعوی ہے کہ اسلام دنیا کا قدیم ترین مذہب ہے کیونکہ آفرینش عالم سے لے کر آخری پیغمبر تک جتنے بھی سچے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے حق و صداقت کی اشاعت پر مامور ہوئے بلا استثنا سب کا مذہب اسلام ہی رہا ہے قدیم ترین مذہب ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام اس معنی میں جدید ترین مذہب بھی ہے کہ اس کی تکمیل ساتویں صدی عیسوی میں ہوئی۔

غیر سامی مذاہب:

اس سے مراد وہ مذاہب ہیں جن کا تعلق سام بن نوح کی اولاد سے نہیں ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہ سکتے ہیں کہ یہودیت ، عیسائیت اور اسلام کے علاوہ باقی مذاہب غیرسامی میں شمار ہوتے ہیں۔

منگولی

تاؤازم،شنوازم،بدھ مت اورکنفیوشزم ،یہ تمام مذاہب منگول قوم کی طرف منسوب ہیں۔بعض علماء بدھ مت کو آریائی مذاہب میں شمار کرتے ہیں اور بعض منگولی مذاہب میں شمارکرتے ہیں۔

آریائی مذاہب

ہندومت،جین مت،سکھ مت اور زرتشت یہ تمام مذاہب کی نسبت آریہ قوم کی طرف منسوب ہیں۔

تقابُل کے لغوی معنی:

اس کے لغوی معنی ہیں مقابلہ یا آمنے سامنے کھڑے ہونا۔

تقابل کے اصلاحی معنی:

اس سے مراد کسی بھی دومذاہب کی تعلیمات اور ملفوضات کا آپس میں مقابلہ ہے۔

پانچ مشہورغیرسامی مذاہب کا آپس میں تقابل:

ادیان عالم میں پانچ مشہور مذاہب ایسے ہیں جن کے پیروکار دنیا میں کسی نا کسی حالت میں آج بھی موجود ہیں۔ ان مذاہب میں ہندومت، بدھ مت، زرتشت،کنفیوشس اور سکھ مت شامل ہیں۔ان سامی مذاہب کی تعلیمات اور ملفوضات کا تقابل کچھ یوں ہے:

خدا کا تصور:

1. ہندومت میں خدا کا تصورشخصی ہے۔
2. بدھ مت میں خدا کے تصور کا کلی طور پر انکار ہے۔
3. زرتشت کے ہاں دوخداؤں کا تصور پایا جاتا ہے۔
4. کنفیوشزم میں یہ تصور غیر واضح اورمبہم ہے تاہم وہ کسی اعلیٰ ذات کے لیے ٹین (یعنی آسمان) یا آسمانی طاقت کا ذکر کرتا ہے۔
5. سکھ مت میں خدا کا تصور موجود ہے۔

ایمان بالرسول:

1. ہندومت، بدھ مت اور کنفیوشزم میں ایمان بالرسول کی کوئی ٹھوس شہادت موجود نہیں۔ البتہ ہندومت میں کچھ ایسی شہادتیں ضرور موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندو راہنماؤں اور شعراء نے پیغمبر اسلام ﷺ کی تعریف وستائش میں بہت عمدہ تحریریں پیش کیں ہیں۔ ان میں مہاتماگاندھی،ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور،لالہ رام ورما وغیرہ ،وغیرہ شامل ہیں۔
2. زرتشت پیغمبروں کے مبعوث ہونے کا قائل تھا۔
3. سکھ مت میں ایمان بالرسول کی شہادت بابا گرونانک نے اپنی تعلیمات میں دی ہے۔

ایمان بالآخرۃ:

1. ہندومت میں جونی چکر اور تناسخ سے حصول کے لئےنروان کا عقیدہ پایا جاتا ہے ۔ اس لئے ہندو آخرت کے قائل نہیں بلکہ جونی چکر کے قائل ہیں۔
2. بدھ مت کا بانی گوتم بدھ قیامت کا قائل تھا۔
3. زرتشت کے نزدیک انسانی زندگی کے دو حصّے ہیں ۔ دنیاوی زندگی اور دنیا کے بعد کی زندگی ۔ وہ زندگی جو آخرت میں ہوگی وہ حصّہ اوّل کی زندگی کے نتیجے میں ملے گی۔
4. کنفیوشس کی تعلیمات میں جزاوسزا کا کوئی تصور نہیں ملتا۔
5. بابا گرونانک کی تعلیمات میں ایمان بالآخرۃ کا تصور ملتا ہے۔

راہبانیت:

1. ہندومت راہبانیت کی تعلیم دیتا ہے۔
2. گوتم بدھ نروان کے لئے رہبانیت کو ضروری قرار دیتا ہے۔
3. زرتشت رہبانیت کا شدید مخالف ہے اور شادی کو ضروری قرار دیتا ہے۔
4. کنفیوشس مذہب میں بھی راہبانیت کی نفی کی واضح دلیل موجود نہیں ہے۔ بلکہ اس کی تعلیمات اس بارے میں خاموش نظر آتی ہیں۔
5. سکھ مت میں راہبانیت کی نفی موجود ہے۔ اور نجات کے لیے گرونانک کی تعلیمات اور دس گروؤں کی تعلیمات اور ملفوضات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

مذہبی کُتب پر ایمان کا تصور:

1. ہندومت میں مذہبی کُتب پر ایمان لانا لازمی نہیں۔ یہ دین بہت ساری مذہبی کُتب کا مجموعہ ہے۔ نہ اِن کتابوں کی تحریروں اور نہ اُن کے مُصنف کا کوئی خاص پتا چلتا ہے۔ کہ کس مُصنف نے کب یہ کتاب تحریر کی۔
2. بدھ مت میں مذہبی کُتب غیر الہامی ہیں ۔ ان پر ایمان لانا ضروری نہیں۔
3. زرتشت میں مذہبی کُتب غیرالہامی ہیں۔ جن میں کافی مرتبہ اُس کے پیروکاروں نے تبدیلی کی۔ ان پر ایمان لانا ضروری نہیں۔
4. کنفیوشزم نے اپنی یااس کے پیروکاروں نے کہیں بھی اس کی تصانیف کو الہامی قرار نہیں دیا ۔ اس لئے ان میں تحریف وترمیم یا ان کا ضیاع کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اس کی تصانیف کی تعداد نو بتائی جاتی ہے لیکن صرف ایک کتاب"تاریخ چین کا خلاصہ" کے نام سے آج بھی موجود ہے۔
5. سکھ مت میں بھی مذہبی کتاب غیر الہامی ہے۔ یہ کتاب گرونانک اور بعد کے گروؤں کی تعلیمات اور ملفوظات پر مشتمل ہیں۔ اس کو گیاویں گرو کا درجہ حاصل ہے ۔ "گرنتھ صاحب" سکھ مت کی مذہبی کتاب ہے۔

عقائیدکا جائزہ:

1. ہندومت عقیدہ تناسخ کا قائل ہے۔ جس سے مراد بار بار جینے اور مرنے کا ایک سلسلہ ہے ۔ ایسے جونی چکر بھی کہتے ہیں۔
2. بدھ مت کا بنیادی عقیدہ"نظریہ علت" ہے۔ اس نظریہ کے مطابق انسان کا مسلسل وجود اور بقاعلت کے ایک چکر سے وابستہ رہنا ہے۔
3. جدید زرتشت مذہب میں عقیدہ ثنویت کا قائل ہے۔
4. کنفیوشس مذہب میں کسی اعلیٰ ہستی کا تصور ہے اور نہ ہی مذہبی عقائدکا تذکرہ ہے اور نہ ہی اس میں جزاوسزا کا کوئی پہلو ہے۔
5. سکھ مت کے مذہبی عقائدان کے دسویں گرو ،گروگوبندسنگھ نے مرتب کیے ہیں۔ ان عقائدکی تفصیل "گروگرنتھ صاحب" میں موجود ہے۔

رسم قربانی:

1. ہندوؤں کے ہاں قربانی سےدیوتاؤں کو قوت دینے کا طریقہ چلا آرہا ہے۔ قربانیوں کی وجہ سے دیوتاؤں سے اپنے کام کروائے جاسکتے ہیں۔
2. بدھ مت میں جانوروں کی قربانی کی ممانیت ہے۔
3. زرتشت مذہب میں جانور عام ہے ۔یہاں تک کہ ان کی کھالوں کا زبردست احترام کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے متعلق ان کا خیال تھا کہ ان کی کھالوں میں دیوتا کی قوت ہوتی ہے۔
4. کنفیوشس نہایت پابندی کے ساتھ مردوں کوقربانی پیش کیا کرتا تھا اور مُردوں کے سامنے اس طرح نذرونیاز دیتا گویا وہ زندہ ہیں۔
5. سکھ مت میں حلال گوشت کی ممانیت کی جاتی ہے۔

سامی مذاہب کی تعلیمات کا خلاصہ:

سامی مذاہب کی تعلیمات اور ان کے عقائد کا مطالعہ کیا جائے تو مندرجہ ذیل نکات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔

1. غیر سامی مذاہب کا سرچشمہ عقول ونظریات ہیں۔
2. غیرسامی مذاہب میں خدا کا تصور واضح نہیں ہوتا۔
3. غیر سامی مذاہب میں موت وحیات کے الگ الگ خالق ومالک تصور کئے جاتے ہیں۔
4. غیر سامی مذاہب میں دین اور دنیا کو الگ الگ تصور کیا جاتا ہے۔
5. غیر سامی مذاہب میں کائنات کی ابتداء وانتہا کے سلسلہ میں متضاد نظریات پائے جاتے ہیں۔
6. غیرسامی مذاہب مشرقی وسطی سے باہر پیداہوئے۔
7. غیرسامی مذاہب کے بانی خدا تعالیٰ کے مبعوث کردہ نہیں ہوتے وہ نبی یا رسول کے بجائے "مصلح" کہلاتے ہیں۔
8. غیرسامی مذاہب تبلیغی مذاہب نہیں۔

9. غیر الہامی مذاہب میں خدا کی وحدت کا تصور موجود نہیں۔ اگر کوئی مذہب خدا کو مانتا بھی ہے تو وہ خدا کے ساتھ دوسری طاقتوں کو شریک کرتا ہے۔ علاوہ ازیں غیر الہامی مذاہب میں بتوں کی پوجا بھی کی جاتی ہے۔
10. غیرالہامی مذاہب کے مطابق ہر انسان گنہگار پیدا ہوتا ہے یا پھر پیدائشی طور پر اعلیٰ یا ادنیٰ ہوتا ہے، اس کے اعمال اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔
11. غیر الہامی مذاہب میں اخروی زندگی کا تصور نہیں پایا جاتا۔ ہاں بعض مذاہب میں "سرگ"(جنت)اور "نرک" (دوزخ) کا تصور ضرور موجود ہے جو الہامی مذاہب کے جنت ودوزخ کے تصور سے جداگانہ ہے۔
12. غیرسامی مذاہب پیچیدہ ہیں۔
13. غیر الہامی مذاہب میں دین اور دنیا ہم آہنگ نہیں ہوتے ۔ ان میں مادی یا روحانی زندگی کے کسی ایک شعبے کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔
14. غیرسامی مذاہب میں انسان کی انفرادی حیثیت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ بعض غیر الہامی مذاہب میں اگرچہ سماجی بھلائی کاتصور پایا جاتا ہے مگر اس کا عقائد وایمانیات سے گہرا تعلق نہیں ہوتا۔
15. غیر الہامی مذاہب الہامی مذاہب سے بعد کی پیداوار ہیں۔
16. غیر الہامی مذاہب میں تدریج، آسانی اور انسان کی صلاحیت کو سامنے نہیں رکھا گیا ہر ایک کو مساوی بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔
17. غیر الہامی مذاہب کے پیروکار مُردوں کو جلادیتے ہیں۔
18. غیر سامی مذاہب میں حلال وحرام پر اتنا زور نہیں دیا گیا۔
19. غیر الہامی مذاہب صرف روحانی زندگی کے ضابطہ کار فراہم کرتے ہیں اور انہیں دنیاوی زندگی گزارنے کے لئےبادشاہوں اور حکمرانوں کے واضع کردہ قوانین پر عمل کرنا پڑتا ہے۔

حوالہ جات:

1. ماسٹر گائیڈ ایم ۔اے اسلامیات،سال اوّل،پروفیسر محمد حبیب سلطان،صفحہ نمبر 846،ایورنیوبک پیلس اُردو بازار لاہور۔
2. معروضی سوالات،حافظ محمدصدیق،صفحہ نمبر93،سبحان پبلی کیشنز ایس ای کالج روڈ یونیورسٹی چوک بہاول پور۔
3. حوالہ ،سابقہ صفحہ نمبر94۔
4. رنگین فیروز اللغات جامع اردو،الحاج مولوی فیروزالدین مرحوم ،صفحہ نمبر 396،فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور۔راولپنڈی کراچی۔
5. ماسٹر گائیڈ ایم ۔اے اسلامیات،سال اوّل،پروفیسر محمد حبیب سلطان،صفحہ نمبر 848،ایورنیوبک پیلس اُردو بازار لاہور۔
6. دنیا کے بڑے مذاہب حقیقت کے آئینے میں،ڈاکٹر ذاکر نائیک،صفحہ نمبر 418،اسد نیئرپرنٹرز،لاہور۔
7. حوالہ، سابقہ صفحہ نمبر 422۔